ماڈیول کی تفصیلات اور اس کا خاکہ

Details of Module and its structure

ماڈیول کی تفصیلات **Module Detail**	
مضمون کا نام **Subject Name**	اردو **Urdu**
کورس کا نام **Course Name**	آن لائن تربیتی کورس برائے ثانوی سطح **Online Course for Urdu Teaching at Secondary Stage**
ماڈیول کا عنوان **Module Name/Title**	نظم کی تدریس **Nazm ki Tadrees**
ماڈیول آئی ڈی **Module ID**	**TUSS_10**
کلیدی الفاظ **Keywords**	پابند نظم، طویل نظم، نظم معرا، آزاد نظم، نثری نظم، ترکیب بند، ترجیع بند، مستزاد، مسمّط، مثلّث، مربّع، مخمّس، مسدّس، مسبّع، مثمن، متسّع، معشّر

ڈیولپمنٹ ٹیم

Development Team

کردار **Role**	نام **Name**	ادارہ **Affiliation**
کورس کوآرڈینیٹر **Course Coordinators**	پروفیسر محمد فاروق انصاری **Prof. Mohd. Faruq Ansari** پروفیسر دیوان حنان خان **Prof. Diwan Hannan Khan**	ڈی ای ایل، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی **DEL, NCERT, New Delhi**
کورس ایڈمنسٹریٹر **Course Administrator**	ڈاکٹر عزیر احمد **Dr. Uzair Ahmad**	ڈی ای ایل، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی **DEL, NCERT, New Delhi**

ماڈیول:10

نظم کی تدریس

فہرست

تمہید 1

مقاصد 2

نظم کی قسمیں 3

پابند نظم 3.1

ترکیب بند 3.1.1

ترجیع بند 3.1.2

مستزاد 3.1.3

مسمّط 3.1.4

مثلّث 3.1.5

مربّع 3.1.6

مخمّس 3.1.7

مسدّس 3.1.8

مسبّع 3.1.9

مثمن 3.1.10

متسّع 3.1.11

معشّر 3.1.12

نظمِ معرا 3.2

آزاد نظم 3.3

نثری نظم 3.4

اردو نظم کا ارتقا 4
نظم کی تدریس 4.1
خلاصہ 5

1 تمہید

جب نظم کا استعمال نثر کے ساتھ کیا جاتا ہے تو نظم سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے خواہ وہ شاعری کی کوئی صنف ہو۔ لیکن نظم شاعری کی دیگر اصناف مثلاً غزل، قصیدہ اور مرثیہ وغیرہ کی طرح شاعری کی ایک مخصوص صنف بھی ہے۔ چنانچہ نظم شاعری کی ایسی قسم ہے جو کسی عنوان کے تحت ایک موضوع پر لکھی جاتی ہے۔ نظم میں شروع سے آخر تک ربط اور تسلسل ہوتا ہے۔ اس کے لیے نہ تو کسی خاص موضوع کی کوئی قید ہوتی ہے اور نہ ہیئت کی۔ نظم زندگی کے کسی بھی واقعے، مسئلے، خیال اور جذبے کو بنیاد بنا کر کہی جا سکتی ہے۔

2 مقاصد

- نظم کا صنفی تعارف۔
- نظم کی مختلف ہیئتوں اور اقسام سے واقفیت۔
- نظم کی ابتدا اور ارتقا کے بارے میں معلومات کی فراہمی۔

3 نظم کی قسمیں

نظم کی صنف کے لیے کسی مخصوص ہیئت کی قید نہیں۔لہذا نظم غزل کی ہیئت میں بھی ہو سکتی ہے، مثنوی کی ہیئت میں بھی اور مخمس، مسدس، ترکیب بند اور ترجیع بند وغیرہ کی ہیئت میں بھی۔

ہیئت کے لحاظ سے نظم کی درج ذیل قسمیں ہیں:

1. پابند نظم
2. نظم معرّا
3. آزاد نظم
4. نثری نظم

3.1 پابند نظم

پابند نظم میں شروع سے آخر تک ایک مقررہ وزن کے ساتھ قافیوں کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔ابتدائی دور کی بیشتر نظمیں پابند نظم کے زمرے میں آتی ہیں۔ مثلاً نظیرؔ، حالیؔ، اکبرؔ، اقبالؔ، چکبستؔ اور جوشؔ وغیرہ کی نظمیں۔

چند پابند نظموں کے عنوانات اس طرح ہیں:

- نظیر اکبر آبادی:
  - آدمی نامہ
  - برسات کی بہاریں

- روٹیاں

الطاف حسین حالیؔ:

- مٹی کا دیا
- برسات
- مناجاتِ بیوہ

اکبرالہ آبادی:

- نئی تہذیب
- مس سیمیں بدن
- جلوۂ دربارِ دہلی

علامہ اقبالؔ :

- چانداور تارے
- پرندہ اور جگنو
- مکڑااور مکھی
- ماں کا خواب
- بچے کی دعا

- پرندے کی فریاد

پنڈت برج نرائن چکبست:

- آوازۂ قوم
- رامائن کا ایک سین
- حُبِّ وطن

جوش ملیح آبادی:

- شکستِ زنداں کا خواب
- بدلی کا چاند

پابند نظمیں عام طور سے درج ذیل ہیئتوں میں لکھی گئی ہیں:

ترکیب بند، ترجیع بند، مستزاد، مسمّط، مثلّث، مربّع، مخمس، مسدّس، مسبّع، مثمن، متسّع، معشّر

3.1.1 ترکیب بند

ترکیب بند کے ہر بند میں پانچ سے گیارہ اشعار ہوتے ہیں۔ بند کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور بعد کے اشعار کے ہر دوسرے مصرعے میں قافیہ آتا ہے۔ ان اشعار کے آخر میں ایک شعر مطلع کی صورت میں الگ قافیے کے ساتھ لایا جاتا ہے۔ اس کو ٹیپ

کا شعر کہتے ہیں۔اس طرح ایک بند مکمل ہوتا ہے۔ ترکیب بند کے دیگر بند بھی اسی اصول پر ترتیب پاتے ہیں۔ترکیب بند میں بندوں کی تعداد مقرر نہیں ہے۔حالیؔ نے غالبؔ کا مرثیہ ترکیب بند کی ہیئت میں لکھا ہے۔

3.1.2 ترجیع بند

ترجیع کے معنی "لوٹانے" کے ہیں۔ترکیب بند کے ہر بند میں ٹیپ کا شعر نیا ہوتا ہے جب کہ ترجیع بند میں ٹیپ کے شعر کی تکرار ہوتی ہے۔بعض نظموں میں ٹیپ کے شعر کے بجائے ٹیپ کا مصرع بار بار دہرایا جاتا ہے۔مجازؔ کی نظم 'آوارہ' ترجیع بند کی ایسی مثال ہے، جس کے ہر بند کے آخر میں مصرع ترجیع 'اے غم دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں' کی تکرار ہوئی ہے۔اسی طرح نظیر اکبرآبادی کی نظم 'برسات کی بہاریں' بھی ترجیع بند کی ہیئت میں ہے۔اس کے ہر بند میں مصرع 'کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں' کی تکرار کی گئی ہے۔

3.1.3 مستزاد

اس کے لغوی معنی ہیں 'زیادہ کیا گیا'۔خیال رہے کہ یہ ہیئت صرف نظم کی صنف سے مخصوص نہیں بلکہ اسے رباعی وغیرہ میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔اس میں رباعی یا نظم کے ہر مصرعے کے آخر میں بعض موزوں الفاظ یا فقرے کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ اضافہ شدہ ٹکڑے عام طور سے اسی مقررہ وزن کے ایک یا ایک سے زیادہ ارکان پر مبنی ہوتے ہیں۔مثلاً

جادو ہے نگہ، چھب ہے غضب، قہر ہے مکھڑا اور قد ہے قیامت

غارت گر دیں وہ بت کافر ہے سراپا اللہ کی قدرت

(جرأت)

3.1.4 مسمّط

یہ عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'موتی پرونے' کے ہیں۔ مسمّط ایسی شعری ہیئت ہے جو مختلف بندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔اس کے ہر بند کے آخری مصرعے کو چھوڑ کر تمام مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔یوں تو ہر بند کا قافیہ مختلف ہوتا ہے لیکن آخری مصرعوں میں قافیوں کی یکسانیت کی وجہ سے ترنّم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً

سنبھل ایسے غرور میں ہے یہ خلل، کہ گرے نہ الجھ کہیں منہ کے ہی بل

بس، اب اس سے بھی آگے تو بڑھ کے نہ چل، تجھے رفعت عرش علا کی قسم

(انشا)

3.1.5 مثلّث

اس ہیئت میں ہر بند تین مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔پہلے بند کے تینوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔باقی بندوں میں پہلے دو مصرعوں کا قافیہ ایک جیسا اور تیسرا مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔اختر شیرانی کی نظم 'چرواہے کی بنسی' اس ہیئت کی مثال ہے۔

3.1.6 مربّع

اس ہیئت کے ہر بند میں چار چار مصرعے ہوتے ہیں۔پہلے بند کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور بعد کے بندوں کے ابتدائی تین مصرعوں کا قافیہ ایک جیسا ہوتا ہے اور چوتھا مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔سودا اور میر کے کئی مرثیے مربّع کی ہیئت میں ہیں۔

3.1.7 مخمّس

اس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔پہلے بند کے پانچوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔بعد کے بندوں کے ابتدائی چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور پانچو اں مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔نظیر آکبرآبادی کی نظم 'آدمی نامہ'، 'برسات کی بہاریں' اور اقبال کی نظم 'روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے' مخمّس کی مثالیں ہیں۔

3.1.8 مسدّس

مسدس سب سے مقبول ہیئت ہے۔اس میں چھ مصرعوں کا ایک بند ہوتا ہے ۔اس کے ہر بند میں پہلے چار مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں اور اگلے دو مصرعے اپنا الگ قافیہ رکھتے ہیں۔انیس ودبیر کے مرثیے،حالی کی 'مدّو جزرِ اسلام'، اقبال کی 'شکوہ' اور 'جواب شکوہ' اور چکبست کی نظمیں زیادہ تر مسدس کی ہیئت میں لکھی گئی ہیں۔

3.1.9 مسبّع

اس ہیئت کا ہر بند سات مصرعوں سے مل کر بنتا ہے۔اس میں بھی پہلے بند کے سبھی مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔باقی بندوں کے ابتدائی چھے مصرعوں کا قافیہ یکساں اور ساتواں مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔اردو میں اس ہیئت کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔

3.1.10 مثمن

اس ہیئت میں ہر بند آٹھ مصرعوں کا ہوتا ہے ۔پہلے بند کے آٹھوں مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔بعد کے تمام بندوں میں ابتدائی سات مصرعوں کا قافیہ یکساں اور آٹھو اں مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔بعض اوقات پہلے چھ مصرعوں کا قافیہ ایک جیسا اور باقی کے دو مصرعوں کا قافیہ یکساں ہوتا ہے۔مثلاً

کل گھر میں وہ بیٹھے تھے سراسیمہ و حیراں

اس حال کے دیکھے سے ہوا حال پریشاں

غصے کے سبب چھپ نہ سکی رنجش پنہاں

سمجھا میں کہ یون بھی تو ہے مایوسی و حرماں

انصاف کرو، صبر کرے کب تلک انساں

ناچار کہاں طعن سے میں نے کہ مری جاں

کس سوچ میں بیٹھے ہو، ذرا سر تو اٹھاؤ

گو دل نہیں ملتا ہے پر آنکھیں تو ملاؤ

(ادبیات ص634)

3.1.11 مستع

اس ہیئت کے پہلے بند میں نو مصرعے ہوتے ہیں اور پہلے بند کے سب مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ بعد کے بندوں میں ابتدائی آٹھ مصرعوں کے قافیے یکساں اور نویں مصرعے کا قافیہ وہی ہوتا ہے جو پہلے بند کا قافیہ ہے۔

3.1.12 معشّر

اس ہیئت کے ہر بند میں دس مصرعے ہوتے ہیں۔ یہاں بھی پہلے بند کے دسوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور بعد کے بندوں کے ابتدائی نو مصرعوں کا قافیہ یکساں اور دسواں مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔ نظیر کی نظم 'عاشق نامہ' اس کی ایک مثال ہے۔

3.2 نظمِ معرا

انگریزی میں نظمِ معرّا کو بلینک ورس (Blank Verse) کہتے ہیں۔اپنی ظاہری صورت کے اعتبار سے معرا نظم پابند نظم کی طرح ایک ہی وزن کے برابر مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔چونکہ نظم معرا میں قافیے نہیں ہوتے یعنی یہ قافیہ سے عاری ہوتی ہے۔اسی لیے اسے نظم معرا کہا جاتا ہے۔

نظمِ معرا کے اہم شعرا میں تصدق حسین خالد،میرا جی،ن۔م۔راشد،فیض احمد فیض،اخترالا یمان،یوسف ظفر،مجید امجد،ضیا جالندھری کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ن۔م۔راشد کی نظم 'زادِ سفر' دیکھیے :

اجنبی چہروں کے پھیلے ہوئے اس جنگل میں
دوڑتے بھاگتے لمحوں کے دریچے سے کبھی
اتفاقاً کسی مانوس شباہت کی جھلک
پردۂ چشمِ تخیل پہ ابھر کر اے دوست
ڈوب جاتی ہے اسی پل اسی ساعت جیسے
تیز رو ریل کی کھڑکی سے ذرا دوری پر
کسی صحرا کی جھلستی ہوئی ویرانی میں
ناگہاں منظرِ رنگیں کوئی دم بھر کے لیے
اک مسافر کو نظر آئے اور اوجھل ہو جائے

3.3 آزاد نظم

آزاد نظم کو انگریزی میں فری ورس (Free Verse) کہتے ہیں۔آزاد نظم، نظم معرا سے اس لحاظ سے مختلف ہوتی ہے کہ آزاد نظم میں قافیہ کے ساتھ مقررہ وزن کی بھی پابندی نہیں ہوتی۔اس میں مصرعوں کے ارکان کی کمی بیشی کی آزادی ہوتی ہے۔اس طرح آزاد نظم کسی نہ کسی بحر و وزن میں تو ہوتی ہی ہے لیکن اس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔

اردو میں آزاد نظم کے شعرا میں تصدق حسین خالد، میرا جی، ن۔م۔راشد، فیض احمد فیض، علی سردار جعفری، مخدوم محی الدین، اختر الایمان اور قاضی سلیم کے نام اہم ہیں۔مخدوم محی الدین کی نظم 'چاند تاروں کا بن' اور ن۔م۔راشد کی نظم 'زندگی سے ڈرتے ہو' آزاد نظم کی عمدہ مثالیں ہیں۔

3.4 نثری نظم

نثری نظم، نظم معرا اور آزاد نظم دونوں سے مختلف ہوتی ہے، اس میں قافیے کے ساتھ وزن کی بھی پابندی نہیں کی جاتی۔یعنی نثری نظم کے مصرعے عروضی لحاظ سے موزوں نہیں ہوتے۔اس میں نثری سطروں کو چھوٹے بڑے مصرعوں کی صورت نہیں رکھا جاتا ہے۔ سجاد ظہیر کا 'پگھلا نیلم' اور افضال احمد سیّد کا 'چھنی ہوئی تاریخ' نثری نظم کے قابل ذکر مجموعے ہیں۔خورشید الاسلام، محمد حسن، احمد ہمیش، کشور ناہید، زبیر رضوی، شہریار، کمار پاشی،، عتیق اللہ اور صادق وغیرہ بھی نثری نظم کے شاعر ہیں۔

4 اردو نظم کا ارتقا

اردو شاعری کی روایت میں نظم کے نمونے ابتدا ہی سے ملتے ہیں۔ محمد قلی قطب شاہ کے کلیات میں مختلف موضوعات پر نظمیں شامل ہیں۔ نظیر اکبرآبادی کی شاعری نظم نگاری کی قابل ذکر مثال ہے۔ نظیرؔ نے مختلف موضوعات پر دلچسپ اور مؤثر نظمیں کہیں۔ انیسویں صدی کے اواخر میں آزادؔ اور حالیؔ کی کوششوں سے نظم کے مغربی تصوّر کا تعارف ہوا۔ اس تصور کے تحت لکھی جانے والی نظمیں 'جدید' کہلائیں۔ اس طرح نظمِ جدید ملک کے بدلتے ہوئے حالات اور اجتماعی خیالات واحساسات کے اظہار کا مؤثر وسیلہ بنی۔ اس روایت کو آگے بڑھانے میں اسماعیل میرٹھی، شبلی نعمانی، اکبرالہ آبادی اور چکبست نے نمایاں کردار ادا کیا۔

عبدالحلیم شررؔ نے اردو میں نظمِ معرّا کو رائج کرنے کی کوشش کی۔ نظمؔ طباطبائی نے پہلی بار پابند نظموں میں تھوڑی تبدیلی کی۔ نظم کے اسلوب اور ہیئت میں بعض تبدیلیاں مغربی نظموں کے تراجم کے زیر اثر رونما ہوئیں۔ شررؔ نے اپنے رسالے 'دلگداز' اور سر عبدالقادر نے 'مخزن' میں نظم پر خاص توجہ دی۔

اقبالؔ نے نظم میں ہیئت کی سطح پر نئے نئے تجربات کیے۔ 'ابلیس کی مجلسِ شوریٰ'، 'پیرِرومی و مریدِ ہندی' اور 'مسجد قرطبہ' اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ اقبالؔ کے بعد سیمابؔ، حفیظؔ، ساغرؔ، جمیلؔ مظہری، افسرؔ، جوشؔ، احسان دانشؔ اور اخترؔ شیرانی وغیرہ نے بھی رومانی، قومی اور دیگر موضوعات پر نظمیں لکھیں۔

ہیئت اور اسلوب کے سلسلے میں جن شعرا نے تجربہ کرنے کی کوشش کی ان میں عظمت اللہ خاں کا نام اہمیت کا حامل ہے۔ انھوں نے ہندی کے سبک الفاظ، بحریں اور علامتیں استعمال کر کے اپنی نظموں میں انفرادیت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ آگے چل کر میراجی نے آزاد نظموں کے سلسلے میں عظمت اللہ خاں کے تجربے سے فائدہ اٹھایا۔

ترقی پسند تحریک کے زیر اثر بیشتر شعرا زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔ ان کے علاوہ بعض شعرا نے اظہار کے نئے سانچے بھی وضع کیے۔ چنانچہ ن۔م۔راشد اور میرا جی نے اپنی نظموں کے ذریعہ نئ ہیئت اور نئے اسالیب کو عام کیا۔آزاد نظم کے دوسرے اہم شعرامیں تصدق حسین خالد، محمد دین تاثیر، مختار صدیقی، ضیا جالندھری، مجید امجد، اخترالایمان وغیرہ کا خاص مقام ہے۔

جو شعرا جدیدیت کے رجحان سے متاثر ہوئے ان کا طرزِ احساس نیا تھا۔ انھوں نے تجربہ پسندی کو بھی اختیار کیا۔اور شاعری کی مروّجہ زبان کے بجائے زبان کے استعاراتی اور علامتی اظہار پر زیادہ زور دیا۔اسی لیے ان کی نظموں میں کثیر المعنویت اور ابہام بھی پایا جاتا ہے۔ قاضی سلیم، محمد علوی، شہریار، عادل منصوری، زبیر رضوی اور کمار پاشی اس عہد کے نمائندہ نظم گو شعرا ہیں۔

4.1 نظم کی تدریس

استاد طلبا کو بتائیں کی 'نظم' اردو شاعری کی وہ صنف ہے جو وہ پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک پڑھتے رہے ہیں۔استاد نظم کے لغوی معنی کی وضاحت کرے۔ نظم کے معنی انتظام، ترتیب یا آرائش کے ہیں۔اس کے علاوہ اس کا ایک معنی "لڑی میں موتی پرونا" بھی ہے۔ استاد طالب علموں کو بتائے کہ نظم کا لفظ جب نثر کے مقابل استعمال ہوتا ہے تو نظم سے مراد 'شاعری' لی جاتی ہے۔ لیکن نظم شاعری کی ایک صنف بھی ہے جس میں شاعر کسی خاص موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کرتا ہے۔ نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے ارد گرد پوری نظم کا تانا بانا بنا جاتا ہے۔استاد وضاحت کرتے ہوئے کسی ایسی نظم کے مرکزی خیال کی طرف توجہ کر سکتا ہے جو طلبا پچھلی جماعت میں پڑھ چکے ہیں۔

ہیّت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے استاد بتائے کہ نظم کے لے زکوئی ہیّت مخصوص نہیں ہے۔نظمیں مختلف ہئیتوں میں لکھی جاتی رہی ہیں۔البتہ ہیّت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہیں۔پابند نظم، نظمِ معرّا، آزاد نظم اور نثری نظم۔ان چاروں قسموں کی طرف طلبا کو متوجہ کرنے کے لے ہ استادان کی تعریف بیان کرنے کے علاوہ ہئیتوں کے نمونے بھی دکھا سکتا ہے۔

پابند نظم کے ذیل میں استاد مخمس اور مسدّس کے بندوں پر مشتمل نظموں کے نمونے پیش کر سکتا ہے۔اس کے علاوہ دیگر قسموں کے نمونے بھی ضرور پیش کرے تاکہ ہئیت کی تفہیم میں آسانی ہو۔

سبق کے آخر میں استاد اعادہ کے طور پر طلبا سے نظم کی تعریف،ابتدا اور ارتقا،مشہور نظم گو شعرا کے نام اور نظم کی ہئیت کے بارے میں سوالات پوچھ سکتا ہے۔

5 خلاصہ

اس سبق میں نظم کی تعریف،تاریخ،روایت اور مختلف اقسام پر روشنی ڈالی گئی۔اس سے اندازہ ہوا کہ موجودہ عہد میں غزل کے بعد نظم ہی سب سے مقبول اور مروج صنف شاعری ہے۔اس لیے آج کل مشاعروں میں غزل کے ساتھ نظمیں بھی سنائی جا رہی ہیں اور پسند بھی کی جا رہی ہیں۔

Disclaimer	آن لائن کورس کے درسی مواد کی ترتیب وتدوین کے لیے این سی ای آر ٹی کی درسی و معاون درسی کتابوں اردو زبان وادب کی تاریخ،اردو قواعد وانشا،اردو کی ادبی اصناف،رہنما کتاب،اردو تدریسیات،اردو زبان کی تدریس وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔